

112902 - دستاویزات اور مختلف پارسل بذریعہ ڈاک منتقل کرنے والی کمپنی میں کام کرنے کا

حکم

سوال

میں نے 17 سال تک سودی بینک میں کام کیا، اور اللہ تعالیٰ نے مجھے سود سے دور رہنے کی توفیق دی تو میں نے بینک کی جاب چھوڑ دی، جس کے بعد میں نے اپنی زندگی میں بہت بڑی مثبت اور حیرت انگیز تبدیلی دیکھی ہے۔ لیکن آج کل حلال ملازمت ملنا بہت مشکل ہے۔ مجھے اڑھائی سال سے کام نہیں مل رہا، اور میں پانچ افراد کے خاندان کا واحد کفیل ہوں۔ اب کیا میں کسٹمر سروس میں کام کرتے ہوئے دستاویزات اور پارسل منتقل کرنے والی بین الاقوامی کمپنی میں ملازمت کے لیے درخواست دے سکتا ہوں؟ مسئلہ یہ ہے کہ اس کمپنی کو اس ملک کے اندر جس میں میں رہتا ہوں، شراب کی نقل و حمل کی اجازت نہیں ہے، لیکن اگر کوئی شراب کی بوتلیں - مثال کے طور پر - کسی دوسرے ملک میں ارسال کرنا چاہتا ہے، تو کمپنی انہیں یہ سروس فراہم کرے گی، اور کمپنی کو بیرون ملک سے پارسل بھی موصول ہوتے ہیں جن میں یہ غیر شرعی چیزیں ہو سکتی ہیں۔ اس ملازمت میں میری ذمہ داری کی نوعیت نقل و حمل کے دوران پیدا ہونے والے مسائل کو حل کرنا ہو گا، اور یہ ذمہ داری اس وقت تک رہتی ہے جب تک پارسل کسٹمر تک نہ پہنچ جائے۔ میرا سوال یہ ہے کہ کیا مجھے اس کمپنی میں جاب کے لیے اپلائی کرنا چاہیے یا نہیں؟ براہ کرم نوٹ کریں کہ کمپنی کی بنیادی سرگرمی - جیسا کہ میں نے ذکر کیا ہے - مختلف قسم کے دستاویزات اور پارسلز کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچانا ہے۔

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

کورئیر کمپنی میں کام کرنا بذات خود جائز ہے، لیکن اگر کوئی کورئیر کمپنی حرام چیزوں کو منتقل کرنے کے لیے مختص ہو، مثلاً: سودی بینکوں کی دستاویزات ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچانا، یا شراب یا فلمیں، یا گانے وغیرہ تو پھر ایسی کمپنی میں کام کرنا بذات خود حرام ہو جائے گا، اور اگر حلال و حرام دونوں طرح کے کام ہوتے ہیں تو پھر جو کام زیادہ ہو گا اسی کے مطابق حکم ہو گا، لیکن اس میں بھی یہ لازم ہو گا کہ حرام کام خود کرنے سے بچیں۔

اس بنا پر: آپ اس ملازمت کے لیے اپلائی کریں یا نہ کریں؟ اس کا تعلق آپ کی اس ملازمت میں ذمہ داری پر منحصر ہے، کہ آپ جن کاموں کی نگرانی کریں گے اور جن صارفین کے مسائل حل کریں گے وہ کیسے ہیں؟ چنانچہ جو کام حرام ہو گا آپ نہیں کریں گے؛ لہذا دستاویزات اور حلال پارسل منتقل کرنے سے متعلق معاملات آپ سر انجام دیں

گئے، لہذا اگر آپ کو ملازمت اس شرط پر دی جائے تو پھر آپ اس جگہ ملازمت کر سکتے ہیں، وگرنہ آپ کو اتنی مقدار میں ہی گناہ ملے گا جتنی مقدار میں آپ حرام چیزوں کے لیے اپنی خدمات پیش کریں گے، لہذا شراب وصول کرنا، شراب منتقل کرنا، فلمیں اور گانے وغیرہ وصول کرنا، سودی اور انشورنس کی دستاویزات منتقل کرنا یہ سب کام جس قدر آپ کریں گے اتنا ہی آپ کو گناہ ہو گا۔ ایسے ہی اس کمپنی کے ذریعے بھیجے یا منگوائے جانے والے کسی بھی حرام چیز کے پارسل کا معاملہ ہے۔

اس میں کوئی دو رائے نہیں ہیں کہ شراب کو منتقل کرنا حرام کام ہے، اور گناہ کے کاموں میں تعاون کے ساتھ ساتھ انسان کو صحیح حدیث میں ثابت لعنت کا مستحق بھی بنا دیتا ہے، نیز ہر ایسی چیز کو منتقل کرنا حرام ہے جو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دی ہے۔

دائمى فتوى كميثى كے فتاوى: (14 / 411) ميں ہے:

ايك شخص كو صرف شراب بنانے والى كمپنى ميں هى ملازمت مل رهي هے ، يا شراب خانے ميں يا شراب فروخت كرنے والى دكان وغيره ميں كام كا موقع مل رها هے تو ايسے شخص كى كمائى كا كيا حكم هے، واضح رهي كہ وه متعدد افراد پر مشتمل خاندان كى كفالت كر رها هے۔

تو اراكين كميثى نے جواب ديا:

"كسى مسلمان كے ليے شراب بنانے والے فيكترى ، يا شراب كے گودام يا شراب سے متعلقہ كسى بهى كام كى ملازمت كرنا جائز نهيں هے۔ اس كام كى بدولت حاصل هونے والى كمائى بهى حرام هے، اس ليے اس مسلمان پر لازم هے كہ اس كے علاوہ كوئى حلال كام تلاش كريے، اور پهلے جو كچھ اس سے هو چكا هے اس كى اللہ تعالى سے معافى مانگے؛ كيونكہ فرمانِ بارى تعالى هے:

وَتَعَاوُنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ وَلَا تَعَاوُنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ

ترجمہ: نيكي اور تقوىٰ كے كاموں ميں باهمى تعاون كرو، گناہ اور زيادتى كے كاموں ميں باهمى تعاون مت كرو۔ تقوىٰ الہى اپناؤ، يقيناً اللہ تعالى سخت عذاب دينے والا هے۔ [المائدة: 2]

اسى طرح نبى مكرم صلى اللہ عليہ و سلم نے شراب، شراب نوش، شراب پلانے والا، شراب بنانے والا، شراب بنوانے والا، شراب اٹھانے والا، جس كى طرف لے جائى جائے، شراب فروخت كرنے والا، اور خريدينے والا اور اس كى قيمت كھانے والا سب پر لعنت بهى فرمائى هے۔ متفق عليه"

الشيخ عبد العزيز بن باز ، الشيخ عبد الرزاق عفيفي ، الشيخ عبد الله بن غديان ، الشيخ عبد الله بن قعود .

" فتاوى اللجنة الدائمة " (14 / 411)

مذکورہ حکم میں کوئی تبدیلی نہیں ہو گی چاہے شراب نوش کافر ہو یا مسلمان ۔

دائمى فتوى كمىٲى كے فتاوى: (22 / 97) ميں ہے:

سوال: كچھ اساتذہ طلبہ سے شراب وغيرہ اٹھا كر لانے كا كہتے ہيں، تو اگر استاد غير مسلم ہے تو اسے شراب اٹھا كر دينا حرام ہو گا يا حلال ہو گا؟

اس پر كمىٲى كى طرف سے جواب ديا گيا:

"مسلمان كے ليے شراب نوش كے سامنے شراب پيش كرنا جائز نہيں ہے؛ كيونكہ نبى مكرم صلى الله عليه و سلم نے شراب اٹھانے والے اور جس كى طرف اٹھا كر لے جايا جائے دونوں پر لعنت فرمائي ہے، نيز يہ گناہ اور زيادتى كے كاموں ميں تعاون بھى ہے اور الله تعالى نے اس سے منع فرمايا ہے، فرمانِ بارى تعالى ہے:

وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ

ترجمہ: نيكي اور تقوىٰ كے كاموں ميں باهمى تعاون كرو، گناہ اور زيادتى كے كاموں ميں باهمى تعاون مت كرو۔ تقوىٰ الہى اپناؤ، يقيناً الله تعالى سخت عذاب دينے والا ہے۔ [المائدة: 2]" ختم شد

الشيخ عبد العزيز بن باز ، الشيخ عبد الله بن غديان ، الشيخ صالح الفوزان ، الشيخ عبد العزيز آل الشيخ ، بكر أبو زيد .

" فتاوى اللجنة الدائمة " (22 / 97)

اس حوالے سے مزيد كے ليے آپ سوال نمبر: (10398) كا جواب ملاحظہ كريں۔

ہم آپ كو نصيحت كريں گے كہ آپ حلال كام تلاش كريں، اور حرام سے دور رہيں، اور ہميں نظر آ رہا ہے كہ آپ كے ليے اس كمپنى ميں ملازمت كرتے ہوئے حرام چيزوں سے بچنا مشكل ہو گا، ساتھ ہى ہم الله تعالى سے اميد كرتے ہيں كہ الله تعالى آپ كو اس سے كھيں بہتر حلال ذريعہ معاش عطا فرمائے، فرمانِ بارى تعالى ہے:

وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ * وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ إِنَّ اللَّهَ بَالِغُ أَمْرِهِ قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا

ترجمہ: اور جو شخص الله سے ڈرتا ہے الله اس كے ليے (مشكلات سے) نكلنے كى كوئى راہ پيدا كر دے گا۔ [2] اور اسے ايسى جگہ سے رزق دے گا جہاں اسے وہم و گمان بھى نہ ہو اور جو شخص الله پر بھروسا كرے تو وہ اسے كافى ہے الله اپنا كام پورا كر كے رہتا ہے۔ بلاشبہ الله نے ہر چيز كا ايك اندازہ مقرر كر ركھا ہے۔ [الطلاق: 2 – 3]

ايسے ہى ہمارے پيارے پيغمبر صلى الله عليه و سلم كا فرمان بھى صحيح ثابت ہے كہ آپ نے فرمايا: (جو شخص كوئى چيز الله كے ليے چھوڑ دے تو الله تعالى اسے اس سے بہتر عطا فرماتا ہے) اس حديث كو البانى رحمہ الله نے " حجاب المرأة المسلمة " (ص 49) ميں اسے صحيح قرار ديا ہے۔



والله اعلم